السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ مونچھیں مونڈدیتے ہیں کیا یہ اللہ کے مخلوق میں تبدیلی ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 18)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کے مترادف نہیں ہے۔ اگرچہ میری رائے کے مطابق یہ منکر کام ہے جو لوگ مونچھیں منڈواتے ہیں وہ دراصل "أَحْفُوا الشَّوَارِبَ" کی تاویل کرتے ہیں۔

دوسری حدیث "أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ" تو وہ نص نبوی کی مطابقت کرتے ہیں۔ اپنی سمجھ کے مطابق احفاء انہاک اور جزان سب کا ایک ہی معنی ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ مونچھوں کا وہ حصہ جو ہونٹوں سے آگے بڑھے نہ کہ جڑ سے ساری مونچھیں کاٹنا۔ "مفو" مافہ سے مشتق ہے۔ اس کا مطلب ہی یہی ہے کہ مونچھوں کی ابتداء۔

اس معنی کی تائید میں ایک اور حدیث بھی ہے کہ جسے زید بن ارقم نے روایت کیا ہے۔ مسند احمد اور سنن میں موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مَن لَم يَأْخُذ شَارِبَهُ"

نہیں فرمایا بلکہ "من" کے ساتھ بیان فرمایا اور من تبعیض کے معنی کے لیے آتی ہے۔ اس حدیث کے معنی کی وضاحت کے لیے ایک اور حدیث پیش خدمت ہے: "مسند احمد" وغیرہ میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کی مونچھیں بڑھی ہوئیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قینچی منگوائی اور مسواک منگوا کر اس کے ہونٹ پر رکھی جو بال اس مسواک سے نیچے تھے وہ کٹوا دیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

لباس اور سنن الفطرہ کا بیان صفحہ: 237

محدث فتویٰ